30

قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فی الاخلاص وذم الریاء

اربعینِ اخلاص وذم الریاء

تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

30

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

فی الاخلاص و ذم الریاء

اربعینِ اخلاص و ذم الریاء

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

www.assunnah.live

نام کتاب: **اربعین مودت**

تألیف: **ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج و اضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اهتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔'' [الجمعة : 2]

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ

خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی ۔ 1

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . .﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' 2

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

---

1 فتح القدير :488/1.

2 صحيح بخاری ، كتاب التفسير ، رقم :4612.

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ“

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“ [1]

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63.

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ . .)) [1]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ." [2]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

---

[1] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث :2668، عن زيد بن ثابت .

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 27 .

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِيْ یَرْوُنَ أَحَادِیْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَیُعَلِّمُوْھَا النَّاسَ .)) [1]

”اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔“

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ فِی الدَّارِیْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِيْ أَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا یَنْتَفِعُوْنَ بِھَا بَعَثَهُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقِیْھًا عَالِمًا .)) [2]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَھَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور

---

[1] شرف أصحاب الحدیث، ص: 31.

[2] العلل المتناھیة: 111/1۔ المقاصد الحسنة: 411.

ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411- مقدمة الأربعين للنووی، ص: 28- 46- شعب الإيمان للبيهقی: 2/271، برقم: 1727.

الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَربَعُوْنَ الْأَحْکَامِیَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَربَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَربَعُوْنَ الْمُخْرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی الْإِخْلَاصِ وَ ذَمِّ الرِّيَاءِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

حصہ اوّل

الأخلاص وفضیلته

اخلاص کی اہمیت وفضیلت

www.assunnah.live

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ فَضْلِ الْإِخْلَاصِ وَإِصْلَاحِ السَّرِيْرَةِ

اخلاص اور اصلاحِ نیت کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾

[البینة : 5]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾ [الکھف : 110]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہہ دے میں تو تم جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔“

حدیث: 1

((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَاِنَّمَا لِامْرِيءٍ مَّا نَوٰى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ

اِلَـى الـلّٰـهِ وَرَسُـولِـهٖ، فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِـجْـرَتُـهٗ لِـدُنْيَـا يُـصِيبُهَا، اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهٗ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.)) [1]

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا مدار نیت پر ہی ہے، اور آدمی کے لیے وہی (اجر) ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف تھی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے تھی تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی تھی۔''

حدیث :2

((وَعَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْـدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُـولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَـنْ لَيْـسَ مِـنْهُـمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.)) [2]

''اور نافع بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الإیمان، رقم: 1، صحیح مسلم، کتاب الامارة، رقم: 4927.

[2] صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم: 2118، صحیح مسلم، رقم: 7244.

چڑھائی کرے گا۔ جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اسے شروع سے آخر تک کیونکر دھنسایا جائے گا جبکہ وہیں ان کے بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! شروع سے آخر تک ان سب کو دھنسا دیا جائے گا، پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔''

حدیث 3:

((وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِى رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلَى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِى يُخْسَفُ بِهٖ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِى اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ، فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهٖ.)) [1]

''اور عبید اللہ بن قبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان اور میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ پس ان دونوں نے ام المومنین سے اس لشکر کی بابت دریافت کیا جو دھنسا دیا جائے گا، اور یہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ کی بات ہے،تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ شریف میں پناہ پکڑلے گا۔ پس اس سے لڑنے کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا اچانک وہ مدینہ منورہ کے قریب بیداء

[1] صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب الخسف بالجيش الذى يؤم البيت، رقم: 7712.

نامی جگہ پر دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! لشکر میں زبردستی داخل کیے جانے والے کا کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بھی انہی کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى صُوَرِكُمْ، وَاَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلَى قُلُوبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا شَیْءَ لَهُ، فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَیْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِهِ وَجْهُهُ.)) [2]

''اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والادب، رقم: 6543.

[2] سنن النسائی، كتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الأجر والذكر، رقم: 3140، سلسلة الصحيحة، رقم: 52.

خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا، آپ ہمیں اجر و شہرت کے لیے لڑنے والے کے متعلق بتائیں کہ اسے کیا ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ نہیں ملے گا۔ اس آدمی نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی، آپ ﷺ نے تینوں مرتبہ یہی ارشاد فرمایا کہ اسے کچھ نہیں ملے گا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص ہو اور اسی کی رضا کے لیے کیا گیا ہو۔''

حدیث: 6

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هَؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ. فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ. فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا. فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ، فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ

أَبَـوَایَ ، فَـكَـرِهْـتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا ، وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَـرْبَتِهِـمَـا ، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ . فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّـی فَـعَـلْـتُ ذَلِكَ مِـنْ خَشْيَتِكَ فَـفَرِّجْ عَنَّا . فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الـصَّـخْـرَـةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَـعْـلَـمُ أَنَّهُ كَانَ لِی ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ ، إِلَیَّ وَأَنِّی رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ ، فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِی مِنْ نَفْسِهَا ، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْـلَيْهَـا فَقَالَتِ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ ، فَقُمْتُ وَتَـرَكْـتُ الْـمِائَةَ الدِّينَارَ . فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّی فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا ، فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا .)) [1]

’’اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھلے زمانے میں (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی کہیں راستے میں جا رہے تھے کہ اچانک بارش نے انہیں آ لیا۔ وہ تینوں پہاڑ کے ایک کھوہ (غار) میں گھس گئے (جب وہ اندر چلے گئے) تو غار کا منہ بند ہو گیا۔ اب تینوں آپس میں یوں کہنے لگے کہ اللہ کی قسم ہمیں اس مصیبت سے اب تو صرف سچائی ہی نجات دلائے گی۔ بہتر یہ ہے کہ اب ہر شخص اپنے کسی ایسے عمل کو بیان کر کے دعا کرے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کیا تھا۔ چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی‘ اے اللہ! تجھ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا جس نے ایک فرق (تین صاع) چاول کی

[1] صحيح البخاری ، كتاب البيوع ، باب إذا اشترى شيئاً لغيره بغير اذنه فرضی ، رقم : 3465 ، صحيح مسلم ، كتاب الذكر والدعاء ، باب قصة اصحاب الغار الثلاثة ، رقم : 6949.

مزدوری پر میرا کام کیا تھا لیکن وہ شخص (غصہ میں آ کر) چلا گیا اور اپنے چاول چھوڑ گیا۔ پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے اتنا کچھ ہو گیا کہ میں نے پیداوار میں سے گائے بیل خرید لیے۔ اس کے بہت عرصہ بعد وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا کہ یہ گائے بیل کھڑے ہیں' ان کو لے جا۔ اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر ہونا چاہیے تھا۔ میں نے اس سے کہا، یہ سب گائے بیل لے جا کیونکہ اسی ایک فرق کی آمدنی ہے۔ آخر وہ گائے بیل لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ ایمانداری میں نے صرف تیرے ڈر سے کی تھی تو تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ اسی وقت وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ! تجھے خوب معلوم ہے کہ میرے ماں باپ جب بوڑھے ہو گئے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ لا کر پلایا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر سے آیا تو وہ سو چکے تھے۔ ادھر میرے بیوی اور بچے بھوک سے بلبلا رہے تھے لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لوں' بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا مجھے انہیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ تھا (کیونکہ یہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے) پس میں ان کا وہیں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اس وقت وہ پتھر کچھ اور ہٹ گیا اور اب آسمان نظر آنے لگا۔ پھر تیسرے شخص نے یوں دعا کی' اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنی چاہی' اس نے انکار کیا مگر اس شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو اشرفی لا کر دے دوں۔

میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لیے کوشش کی۔ آخر وہ مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور وہ رقم اس کے حوالے کر دی۔ اس نے مجھے اپنے نفس پر قدرت دے دی۔ جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ چکا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑ۔ میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا اور سو اشرفی بھی واپس نہیں لی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو تو ہماری مشکل آسان کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکل دور کر دی اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔''

حدیث :7

((وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالدِّيْنِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِيْنِ فِى الْاَرْضِ . وَهُوَ يَشُكُّ فِى السَّادِسَةِ . قَالَ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْاٰخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَصِيْبٍ .)) [1]

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کو چمک (بلندی)، رفعت، دین، نصرت اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو اور انہیں چھٹے کے بارے میں شک ہے، فرمایا جس نے ان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لیے کیا اس کو آخرت میں ثواب ملے گا۔''

حدیث :8

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِى أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا ، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا ، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِى فَاكْتُبُوهَا لَهُ

[1] مسند امام أحمد :134/5۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

حَسَـنَةً ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَـعْـمَـلَ حَسَـنَةً فَـلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَـنَةً ، فَـإِنْ عَـمِـلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو یہاں تک کہ اسے کر نہ لے۔ جب اس کو کر لے پھر اسے اس کے برابر لکھو اور اگر اس برائی کو وہ میرے خوف سے چھوڑ دے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنی چاہیے تو اس کے لیے ارادہ ہی پر ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لیے لکھو۔''

حدیث: 9

((وَحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِـنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَـالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْـدِى بِـأَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ . فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا . وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهٗ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا . وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهٖ فَقَالَ: ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا ، وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهٗ حَسَنَةً ، إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّائِى .)) [2]

---

[1] صحيح البخارى، كتاب الرقاق، رقم: 7501، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 204.

[2] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 244.

’’اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کے کرنے کا ارادہ ونیت کرتا ہے تو میں اس کے عمل کرنے سے پہلے ہی اس کی ایک نیکی لکھ لیتا ہوں اگر عمل کرلے تو میں دس گنا لکھ لیتا ہوں اور جب کسی برائی کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ برائی اس سے سرزد نہ ہو تو میں اس کو معاف کرتا ہوں اگر وہ برائی کرلے تو میں اس کے بدلے ایک گناہ ہی لکھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اے رب! یہ بندہ برائی کا ارادہ کرتا ہے، (حالانکہ وہ اس کے معاملہ کو زیادہ جانتا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کا انتظار کرو اور اس کو مہلت دو اگر یہ برائی کرلے تو ایک لکھنا اور اگر اس برائی کو ترک کردے اور اس سے باز آجائے تو ایک نیکی لکھ لینا کیونکہ اس نے یہ گناہ میری وجہ سے ترک کیا۔‘‘

حدیث :10

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ، فَإِنَّهٗ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ أَبَدًا، إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. وَقَالَ: مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةُ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ.)) [1]

’’اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اس بندے (کے چہرے) کو تروتازہ رکھے جو ہماری

[1] مسند أحمد: 183/5۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ”صحیح الإسناد“ کہا ہے۔

حدیث سن کر اچھی طرح یاد کرے حتیٰ کہ آگے دوسرے کو پہنچا دے۔ کیونکہ بعض دین کی بات کے حامل پوری طرح سمجھ نہیں سکتے اور بعض سمجھنے والوں سے بھی دوسرے زیادہ سمجھ دار موجود ہوتے ہیں تین خصلتیں ایسی ہیں کہ کسی بھی مسلمان کا دل ان پر بخیل نہیں ہوتا (یعنی وہ خوشی و رضا سے ان کو ادا کرتا ہے۔ 1 اللہ تعالیٰ کے لیے عمل میں اخلاص۔ 2 حکام و ولاۃ الامور کی خیر خواہی۔ 3 مسلمانوں کی جماعت کا لزوم۔ (اس طرح ان کی دعاؤں کا مستحق ہو سکے گا) کیونکہ ان کی دعائیں جماعت کے تمام افراد کو شامل ہیں۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی نیت و ارادہ صرف آخرت کا ہوگا اللہ اس کے تمام افکار و پریشانیاں ختم کر کے حالات درست و سازگار بنا دے گا۔"

حدیث: 11

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا. وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ.)) [1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تمہارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے، وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو اور وہ تمہارے لیے قیل وقال (فضول باتوں) کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔"

1 صحیح مسلم، کتاب الاقضیة، رقم: 4481.

بَابٌ: اَلْاِخْلَاصُ يَمْنَعُ مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ

بیان کہ اخلاص جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے

حدیث :12

((وَعَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَنَا مَنْ شَهِدَ مُعَاذًا حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُوْلُ: اكْشِفُوْا عَنِّيْ سِجْفَ الْقُبَّةِ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَقَالَ مَرَّةً: أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ أُحَدِّثَكُمْ اِلَّا اَنْ تَتَّكِلُوْا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِيْنًا مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ، اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَقَالَ مَرَّةً: دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ.)) [1]

''اور حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے خیمہ کا پردہ دور کردو کیونکہ میں تمہیں ایسی حدیث بتاتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے مجھے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ کہیں تم اس پر بھروسہ نہ کرلو۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے بھی صدق دل اور یقین قلب کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ہر قسم کی عبادت کا صرف وہی مستحق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جہنم کی آگ اسے نہیں چھوئے گی۔''

[1] مسند امام احمد: 236/5۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

حصہ دوم

ذم الریاء

ریاکاری

کی مذمت

www.assunnah.live

ریاکاری کے درجات

1 اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے دکھلاوا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۟ۙ﴾ [النساء : 142]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ منافق لوگ اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے دھوکہ کو انہی پر ڈال دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، تو ڈھیلے ڈھالے کھڑے ہوتے ہیں، یہ لوگ دوسروں کو دکھلانے کے لیے نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو برائے نام یاد کرتے ہیں۔''

حدیث: 13

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا ، لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے، تو اُٹھ کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم مع نووی: 123/5، رقم: 1412.

2 عبادت میں تصنّع اور نمود و نمائش

حدیث: 14

((وَعَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ لِبِيْدٍ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَأَيُّهَا النَّاسُ! إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَآئِرِ . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ، فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهٗ جَاهِدًا لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَذٰلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ .)) [1]

''اور سیّدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! پوشیدہ شرک سے بچ جاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پوشیدہ شرک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کھڑا نماز پڑھنی شروع کر دے، اور لوگوں کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے محسوس کر کے اپنی نماز کو مزید اچھے طریقے سے پڑھنے لگے، پس یہی پوشیدہ شرک ہے۔''

ریاکاری کے اسباب

1 جاہ و حشمت کی حرص کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۸۳ ﴾ [القصص : 83]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آخرت کا یہ گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں، جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے، نہ فساد کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔''

---

[1] صحيح الترغيب والترهيب: 119/1، رقم: 38.

حدیث: 15

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شُجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَالِكَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: کوئی شخص حمیت و غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے، کوئی بہادری کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی دکھلاوا کرنے کے لیے لڑتا ہے، تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑتا ہے، پس وہی اللہ کے راستے میں ہے۔''

حدیث: 16

((وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوْتِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا.)) [2]

''اور حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! امارت (عہدے) کی کبھی درخواست نہ کرنا، کیونکہ

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التوحيد، رقم: 7458، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم:1904۔ سنن أبو داؤد، كتاب الجهاد، رقم: 2517، سنن ترمذي، كتاب فضائل الجهاد، رقم: 1646۔ سنن نسائی، رقم:3136، سنن ابن ماجه، رقم:2783، مسند احمد:397/4، 405.

[2] صحيح بخارى مع الفتح: 516/11، 517، كتاب الايمان والنذور، رقم: 6622۔ صحيح مسلم مع نووی:206/12، سنن ابو داؤد، رقم: 2929، سنن ترمذی، رقم: 1528، سنن نسائی:225/8، مسند احمد:62/5، 63.

اگر یہ تجھے مانگنے پر ملے گی تو پھر تجھے اسی کے سپرد کر دیا جائے گا، اور اگر وہ تجھے بغیر مانگے دی گئی تو اس پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تیری مدد کی جائے گی۔''

حدیث :17

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ ، وَالْعَظْمَةُ إِزَارِيْ ، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کبریائی میری چادر ہے، اور عظمت میرا ازار ہے، پس جس شخص نے ان دونوں صفات میں سے کسی ایک میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہا، تو میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔''

حدیث :18

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَخْنَى الْأَسْمَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى: بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ [لَا مَالِكَ إِلَّا اللّٰهِ] .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ و بدترین نام اس

---

[1] مسند احمد:427414/2، 442، سنن ابی داؤد، رقم:4090، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم:4174، سلسلة الصحيحة، رقم: 541.

[2] صحيح بخاری مع الفتح: 588/10، كتاب الأدب، رقم: 6205، مسند احمد: 244/2، سنن ابی داؤد، كتاب الادب، رقم:4961، سنن ترمذی: 2837، مسلم مع نووی:121/14، مشكل الآثار للطحاوی: 2/.16، (قوسین والے الفاظ لَا مَالِكَ إِلَّا اللّٰه صحیح مسلم کے ہیں۔)

کا ہوگا، جو اپنا نام " مَلِكُ الْاَمْلَاك " (شہنشاہ) رکھے۔ کیونکہ [لَا مَـالِكَ اِلَّا اللّٰهُ] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔''

2 علم میں ریاکاری

حدیث :19

((وَعَـنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِـلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ ، لَا يَتَعَلَّمُهٗ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا فِی الدُّنْيَا ، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اورحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس علم کو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے، صرف اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اس کے ذریعے دنیاوی مال و متاع حاصل کرے، تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔''

حدیث :20

((وَعَـنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَا تَعَلَّمُوْا الْـعِـلْـمَ لِتُـبَـاهُـوْا بِهِ الْعُلَمَآءَ ، وَلَا لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَآءَ ، وَلَا لِتَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارَ النَّارَ .)) [2]

''اورحضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم علم کو اس لیے نہ سیکھو کہ اس کے ساتھ علماء پر فخر کرو، اور نہ اسے اس لیے

---

[1] سنن أبوداؤد، كتاب العلم، رقم: 3664۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابن ماجه، رقم : 254، صحيح ابن حبان، رقم: 77، مستدرك حاكم: 85/1۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سیکھو کہ اس کے ذریعہ کم عقل، بے وقوف لوگوں سے جھگڑتے پھرو، اور نہ ہی اس علم کے ذریعہ عزت کی مجالس کو تلاش کرو، کیونکہ جس شخص نے ایسا کیا، اس کے لیے آگ ہی آگ ہے۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ: اَيُّهَا الشَّيْخُ! حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: نَعَمْ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ: جَرِیءٌ، فَقَدْ قِيلَ. ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ، حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ، وَعَلَّمَهٗ، وَقَرَاَ الْقُرْآنَ، فَاُتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ، وَعَلَّمْتُهٗ، وَقَرَاْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ، وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِیٌٔ، فَقَدْ قِيلَ. ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ، حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ. ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ،

فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل شام میں سے ناتل (بن قیس جزامی رئیس اہل شام) نے ان سے کہا: شیخ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ آئے گا، وہ ہوگا جسے شہید کر دیا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی (عطا کردہ) نعمت کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ وہ پوچھے گا تو نے اس نعمت کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تم اس لیے لڑے تھے کہ کہا جائے: یہ (شخص) جری ہے۔ اور یہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور وہ آدمی جس نے علم پڑھا، پڑھایا اور قرآن کی قراءت کی، اسے پیش کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ) اسے پانی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا، وہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے: یہ قاری ہے، وہ کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت کی اور ہر قسم کا مال عطا کیا، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارة، رقم: 4923.

گا: تم نے ان میں کیا کیا؟ کہے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جس میں تمہیں پسند ہے کہ مال خرچ کیا جائے مگر ہر ایسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے (یہ سب) اس لیے کیا تا کہ کہا جائے: وہ سخی ہے، ایسا ہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔''

حدیث :22

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ .)) [1]

''اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بادشاہ کے پاس حاضری دی وہ آزمائشوں میں مبتلا ہو گیا۔''

ریاکاری کی علامات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴾ [الماعون : 4 تا 7]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس اُن نمازیوں کے لیے بڑی بربادی ہے، جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں، اور عام برتنے کی چیزیں روک لیتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب الصيد، رقم : 2859، سنن ترمذی، كتاب الفتن، رقم : 2256، مسند أحمد : 357/1، سلسلة الصحيحة، رقم :1253 .

قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ [النساء : 142]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ منافق لوگ اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے دھوکہ کو انہی پر ڈال دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، تو ڈھیلے ڈھالے کھڑے ہوتے ہیں، یہ لوگ دوسروں کو دکھلانے کے لیے نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو برائے نام یاد کرتے ہیں۔''

حدیث: 23

((عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا .)) [1]

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ کوئی اور نماز بھاری نہیں، اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو (چل نہ سکنے کی صورت) گھٹنوں کے بل گھسٹ کر چلے آتے۔''

ریاکاری کی ہلاکتیں

1 ریاکاری کے خطرات

حدیث: 24

((وَعَنْ أَبِى سَعِيْدٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَالَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ

[1] صحیح بخاری مع الفتح: 141/2، کتاب الأذان، رقم: 657، صحیح مسلم: 154/5، کتاب المساجد، رقم:1482.

عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلٰى ، فَقَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ ، أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ فَيُزَيِّنْ صَلاتَهُ ، لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ .)) [1]

''اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو ہم مسیح دجال کے بارے میں بحث کر رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میرے نزدیک تمہارے اوپر مسیح دجال (کے فتنے) سے بھی زیادہ خوفناک ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ ہمیں بتلائیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شرکِ خفی ہے یعنی جب نمازی کسی شخص کو اپنی طرف نظر کرتا دیکھے تو اپنی نماز کو مزین کر کے اچھی طرح پڑھنے لگتا ہے۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ .)) [2]

''اور حضرت ابوکعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں کھلے چھوڑ دیے جائیں تو اتنا فساد اور تباہی نہیں کرتے جتنی مال و جاہ کی حرص آدمی کے دین کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 4204۔ امام ابو بوصیری، اور علامہ البانی رحمہما اللہ نے اس کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[2] سنن ترمذی، رقم : 2376، مسند احمد: 3/456۔460، مسند ابی داؤد طیالسی مع منحة المعبود، رقم:2201، مسند دارمی: 2/340، رقم : 2772، شرح السنة للبغوی: 14/258، التاریخ الکبیر للبخاری :1/150۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

2 انسان کے اعمال پر ریاکاری کے اثرات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا۝۸
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا۝۹ ﴾

[الدھر : 8، 9]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی محبت میں یا (اپنی ضرورت کے باوجود) مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم جو تمھیں کھلاتے ہیں تو محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے، نہ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ۝۲۶۴ ﴾

[البقرۃ : 264]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر اس شخص کی طرح برباد نہ کرو، جو شخص اپنا مال لوگوں کو دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے، اللہ پر ایمان نہیں رکھتا ہے اور نہ قیامت کے دن پر۔ پس اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے، جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو، پھر اس پر زور دار بارش برسے، اور وہ اسے بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے۔ ان ریاکاروں نے جو کچھ کمایا تھا اس میں سے انھیں کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا، اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث: 26

((وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ . قَالُوْا: وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ اَلرِّيَاءُ ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا جُزِىَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ ، اِذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِى الدُّنْيَا ، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً .)) [1]

''اور حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ خوفناک چیز جس کا میں تم پر خوف کھاتا ہوں، وہ شرکِ اصغر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا، ریاکاری کیا ہے، جب قیامت کے دن لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ریاکار لوگوں سے فرمائے گا۔ چلے جاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو تم دنیا میں دکھلاتے تھے۔ اور دیکھو کہ ان سے کیا بدلہ پاتے ہو۔ (یعنی جن کو دکھانے کی خاطر عمل کرتے تھے، آج انہی کی طرف جاؤ۔ کیا وہ تمھیں کچھ بدلہ دیتے ہیں؟)''

3 انفرادی اور اجتماعی طور پر ریاکاری کے خطرات

حدیث: 27

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِى عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا ،

[1] مسند أحمد: 428/5ـ 429، شرح السنة للبغوى: 324/14، رقم: 4135، صحيح الترغيب والترهيب، رقم الحديث: 29.

وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی بابت دریافت فرمایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے صبر کے ساتھ اور صرف اللہ تعالیٰ کے اجر لینے کی نیت سے جہاد کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا تو اللہ تمہیں اسی طرح (یعنی صابر ومحتسب) اُٹھائے گا۔ اور اگر تم نے طلب مال اور ریاء کاری کی بنیاد پر جنگ وقتال کیا تو اللہ تمہیں روزِ قیامت حریص مال اور ریاء کار کے طور پر اُٹھائے گا۔''

حدیث :28

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ، سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ مَسَامِعَ خَلْقِهٖ، وَصَغَّرَهٗ وَحَقَّرَهٗ .)) [2]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: جس شخص نے اپنا عمل لوگوں کو سنانے کے لیے کیا تو اللہ تعالیٰ بھی مخلوق کے کانوں میں یہ بات پہنچادے گا کہ یہ آدمی ریاکار ہے، اور اسے ذلیل ورسوا اور حقیر کردیتا ہے۔''

حدیث :29

((وَعَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ ، وَالدِّيْنِ ، وَالرِّفْعَةِ ، وَالتَّمْكِيْنِ فِي الْأَرْضِ ، فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، رقم :2519 .

[2] صحيح الترغيب والترهيب: 16/1 .

نَصِيْبٌ .)) ❶

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اس امت کو بلندیٔ شان اور زمین میں غلبے، اور اللہ کی مدد، اور دین اور رفعت کی بشارت سنادو، اور اُن میں سے جو شخص آخرت کے عمل کو دنیا کی خاطر کرے گا، تو آخرت میں اس کے لیے کچھ حصہ نہ ہوگا۔''

حدیث :30

((وَعَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أبيه رضی اللہ عنہ ، أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا ، بِدَعْوَتِهِمْ ، وَصَلَاتِهِمْ ، وَإِخْلَاصِهِمْ .)) ❷

''اور حضرت مصعب بن سعد اپنے باپ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں گمان ہوا کہ شاید ان کی دوسرے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس اُمت کی مدد اس کے ضعیف لوگوں کی دُعا، اور ان کی نماز، اور ان کے اخلاص کے ساتھ کرتا ہے۔''

وہ امور جو ریاکاری میں شمار نہیں ہوتے

1 کسی کی تعریف اُس کے نہ چاہتے ہوئے

حدیث :31

((وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ

❶ مسند احمد: 134/5، رقم الحديث: 21224، مستدرك حاكم: 318/4، رقم الحديث:7965۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن النسائی ، کتاب الجهاد ، رقم:3178 ،صحيح الترغيب والترهيب: 6/1، رقم: 5 .

يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ .)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں، جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کی جلدی بشارت ہے۔''

2 گناہوں کو چھپانا

حدیث :32

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ، فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری ساری اُمت کو معاف کر دیا جائے گا، مگر کھلم کھلا اور اعلانیہ گناہ کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا اور یہ بے حیائی کی بات ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی گناہ کا کام کرے پھر باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم :2642، سنن ابن ماجة، كتاب الذهد، رقم :4225.

[2] صحيح بخاري مع الفتح: 486/10، كتاب الادب، رقم: 6069، صحيح مسلم: 119/18 مع النووى ، باب النهى عن هتك الانسان ستر نفسه ، رقم :7485.

پردہ پوشی کی ہو، اور صبح ہوتے ہی ایک ایک سے کہتا پھرے کہ میں نے آج رات فلاں فلاں بُرا کام کیا ہے۔ حالانکہ رات بھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی، تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنا شروع ہو گیا۔''

3 کپڑوں اور جوتوں وغیرہ کو خوبصورت رکھنا

حدیث: 33

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ ، قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا ، وَنَعْلُهُ حَسَنَةً ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ . اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہر آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اور اس کا جوتا عمدہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر اپنی انانیت کی وجہ سے حق بات کو جھٹلانے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔''

ریاکاری کی مذمت میں چند دیگر احادیث

حدیث: 34

((وَعَنْ يَعْلَى بْن شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ

---

[1] صحيح مسلم: 89/2 مع نووی ، كتاب الإيمان ، باب تحريم الكبر وبيانه ، رقم : 265.

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الرِّيَاءَ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ .)) [1]

''اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم ریا کاری کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔''

حدیث:35

((وَعَنْ جُنْدُبٍ يَقُولُ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ ، وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِيُ اللّٰهُ بِهٖ .)) [2]

''اور حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لوگوں کو سنانے کے لیے عمل کیا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کی بدنیتی سب کو سنا دے گا۔ اور جس نے دکھلاوے کے لیے عمل کیا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کا دکھلاوا، ظاہر کر دے گا۔''

حدیث:36

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيْهِ مَعِى غَيْرِى تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ .)) [3]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (یعنی حدیث قدسی ہے): میں تمام شریکوں کی بہ نسبت شرک سے سب سے زیادہ بے پروا ہوں، جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں

---

[1] مستدرك حاكم: 428/4، رقم :8007، صحيح الترغيب والترهيب، رقم: 32۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے، اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[2] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم :6499.

[3] صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقاق، باب تحريم الرياء، رقم :7343.

میرے ساتھ میرے غیر کو بھی شریک کیا، تو میں اسے اور اس کے شریک دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔''

حدیث: 37

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَنْ رَاٰی بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا مِنْ عَمَلِهٖ وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ: أُنْظُرْ هَلْ يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا؟)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنے عمل میں دکھلاوا کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اسی کے سپرد کر دے گا اور اسے فرمائے گا: دیکھ! کیا یہ تجھے کچھ فائدہ دے سکتا ہے؟''

حدیث: 38

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (في حديث طويل) فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِـلّٰـهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرَهٗ طَبَقًا وَاحِدًا.)) [2]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی سے پردہ اُٹھائے گا: ہر مومن اس کے لیے سجدہ میں گر جائے گا، اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو شہرت اور دکھلاوے کے لیے اسے سجدہ کیا کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے، لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو کر رہ جائے گی۔ یعنی وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔

---

[1] صحيح الترغيب والترهيب للألباني، رقم: 29.

[2] صحيح بخاري، كتاب التوحيد، رقم: 7439.

حدیث: 39

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَكْثَرَ شُهَدَاءِ أُمَّتِي أَصْحَابُ الْفُرُشِ، وَرُبَّ قَتِيلٍ بَيْنَ صِفَّيْنِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِنِيَّتِهِ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کے شہداء کی زیادہ تر تعداد بستر پر فوت ہونے والوں کی ہے، جب کہ صف معرکہ کے زیادہ تر مقتولین کی نیت اللہ خوب جانتا ہے۔''

حدیث: 40

((وَعَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ.)) [2]

''اور حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما۔ بلاشبہ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید کو جانتا ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] مسند أحمد: 397/1۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مشکاة، رقم: 2501۔ کنز العمال: 184/2، رقم: 3660.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حكيم .

2: الـجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح الباری ، المكتبة السلفية ، دارالفكر ، بيروت .

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، 1398هـ .

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت 273هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، 1398هـ .

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صـحيـح مسـلـم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، 1402هـ .

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .